فضیلت اعمالِ خیر اور حفاظت از اعمالِ شر

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ۝﴾ [سورۃ النحل: ع ۱۳، آیات ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰]

ترجمہ: ☆ جس شخص نے بھی مومن ہونے کی حالت میں نیک عمل کیا ہوگا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور ایسے لوگوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ان کا اجر ضرور عطا کریں گے۔ ☆ چناں چہ جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ ☆ اس کا بس ایسے لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس کا بس تو ان لوگوں پر چلتا ہے جو اُسے دوست بناتے ہیں اور اللہ کے ساتھ شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔ (توضیح القرآن)

تفسیر: ☆ جو کوئی مرد یا عورت نیک کاموں کی عادت رکھے، بشرطیکہ وہ کام صرف صورۃً نیک نہیں بلکہ حقیقۃً بھی نیک ہوں، یعنی ایمان اور معرفت حق کی روح اپنے اندر رکھتے ہوں تو ہم اس کو ضرور پاک صاف اور مزے دار زندگی عنایت کریں گے، مثلاً: دنیا میں حلال روزی، قناعت وغنائے قلبی، سکون وطمانیت، ذکر اللہ کی لذت، محبت الٰہی کا مزہ، ادائے بندگی کی خوشی، کامیاب مستقبل کا تصور، تعلق مع اللہ کی حلاوت عطاء کریں گے۔ بہر حال! مومن ومومنہ کی پاک اور مزہ دار زندگی یہیں سے شروع ہو جاتی ہے، قبر میں پہنچ کر اس کا رنگ اور زیادہ نکھر جاتا ہے اور اس کو آخرت میں بھی حیاتِ طیبہ نصیب ہوگی۔ اس آیت سے معلوم ہو گیا کہ قرآن کی نظر میں مرد وعورت کی نیکی اور کامیابی کا ایک ہی ضابطہ ہے، یعنی مرد اور عورت اپنے اپنے حسب حال نیکی کر کے دارین میں خوشگوار زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ ☆ جب مومن تلاوتِ کلام اللہ کا ارادہ کرے تو پہلے صدقِ دل سے حق تعالیٰ پر اعتماد کرے اور شیطانِ مردود کی زد سے بھاگ کر خداوند قدوس کی پناہ میں آجائے، دراصل اللہ کی پناہ میں آنا تو دل ہی سے ہوتا ہے؛ مگر زبان ودل کو موافق کرنے کے لیے تلاوت کی ابتداء میں زبان سے بھی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا چاہیے۔ ☆ جس نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اس کی پناہ میں آ گیا اس پر شیطان اپنے زور سے حاوی نہیں ہو سکتا، اگر ایسا شخص کسی وقت محض تھوڑی دیر کے لیے بشریت کے تقاضے سے شیطان کے چکمہ میں آ بھی گیا، تب بھی شیطان اپنا قبضہ وتسلط اس پر جما نہیں سکتا۔ ☆ البتہ جو لوگ از خود شیطان کو اپنا رفیق، نگراں اور سرپرست بنالیں اور بجائے خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ پر توکل کرنے کے شیطان پر بھروسہ رکھیں، گویا اس کو خدائی میں شریک ٹھیرا لیں یا اس کے اغواء سے دوسری چیزوں کو اللہ کا شریک مانیں، انہی لوگوں پر شیطان کا پورا پورا قبضہ اور تسلط ہو جاتا ہے اور وہ جس طرح چاہتا ہے انھیں اپنی انگلیوں پر نچاتا رہتا ہے [کبھی کسی کی نسبندی میں، کبھی کسی کے پولیو میں، کبھی کسی اور کو رونے میں]۔ (موضح الفرقان بتغیر یسیر)

مجلس ترجمانِ حق آگرہ